بھیڑیے کی شامت

تحریر: معظم جاوید بخاری

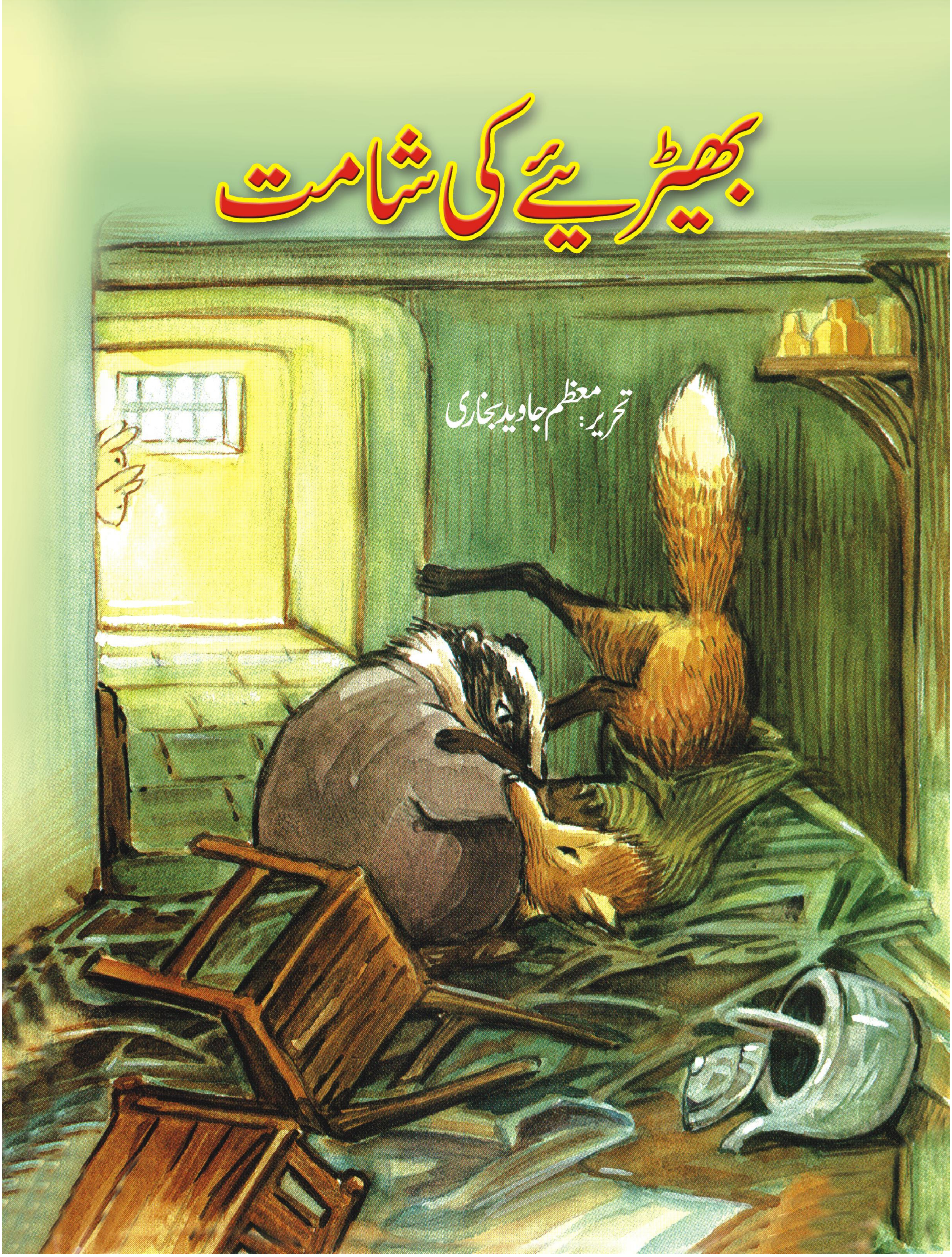

بھیڑیئے کی شامت

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگل میں ایک سفید اور کالا ''اُود بلا'' رہتا تھا جس کا نام تاڈ تھا۔ وہ بڑا مہربان اور رحم دل تھا۔ وہ جنگل میں ایک چھوٹی سی کٹیا میں رہائش پذیر تھا۔ وہ جنگل کے سب جانوروں کے کام آتا اور مشکل گھڑی میں ان کی دل کھول کر مدد کیا کرتا۔ اس جنگل میں کہیں سے ایک بھیڑیا آ گیا جو بڑا سنگدل اور ظالم تھا۔ وہ کمزور جانوروں کو بہت ستاتا اور ان سے کھانے پینے کی چیزیں چھین لیا کرتا۔ بھیڑیئے کا نشانہ زیادہ تر جنگل کے معصوم خرگوش بنتے تھے۔ خرگوشوں نے تنگ آ کر جنگل میں آزادانہ گھومنا چھوڑ دیا اور ہر وقت اپنی بل میں گھسے رہتے۔ جنگلی خرگوشوں میں ایک چھوٹا خرگوش ''سباد'' نامی تھا جو اپنے کزن ''جفار'' کے ساتھ جنگل میں کھیلنا پسند کرتا تھا۔ اس کے خرگوش والدین نے اسے جنگل میں گھومنے پھرنے سے منع کر دیا تاکہ وہ بھیڑیئے کے ظلم کا شکار نہ ہو جائے۔ سباد کو بھیڑیئے پر بڑا غصہ آیا مگر وہ کیا کر سکتا تھا؟ ایک دن وہ نظر بچا کر جنگل میں نکل گیا۔ وہاں اس کی ملاقات تاڈ سے ہوگئی جو جنگل کے راستے میں ایک گڑھے کو بیلچے کے ساتھ بھر رہا

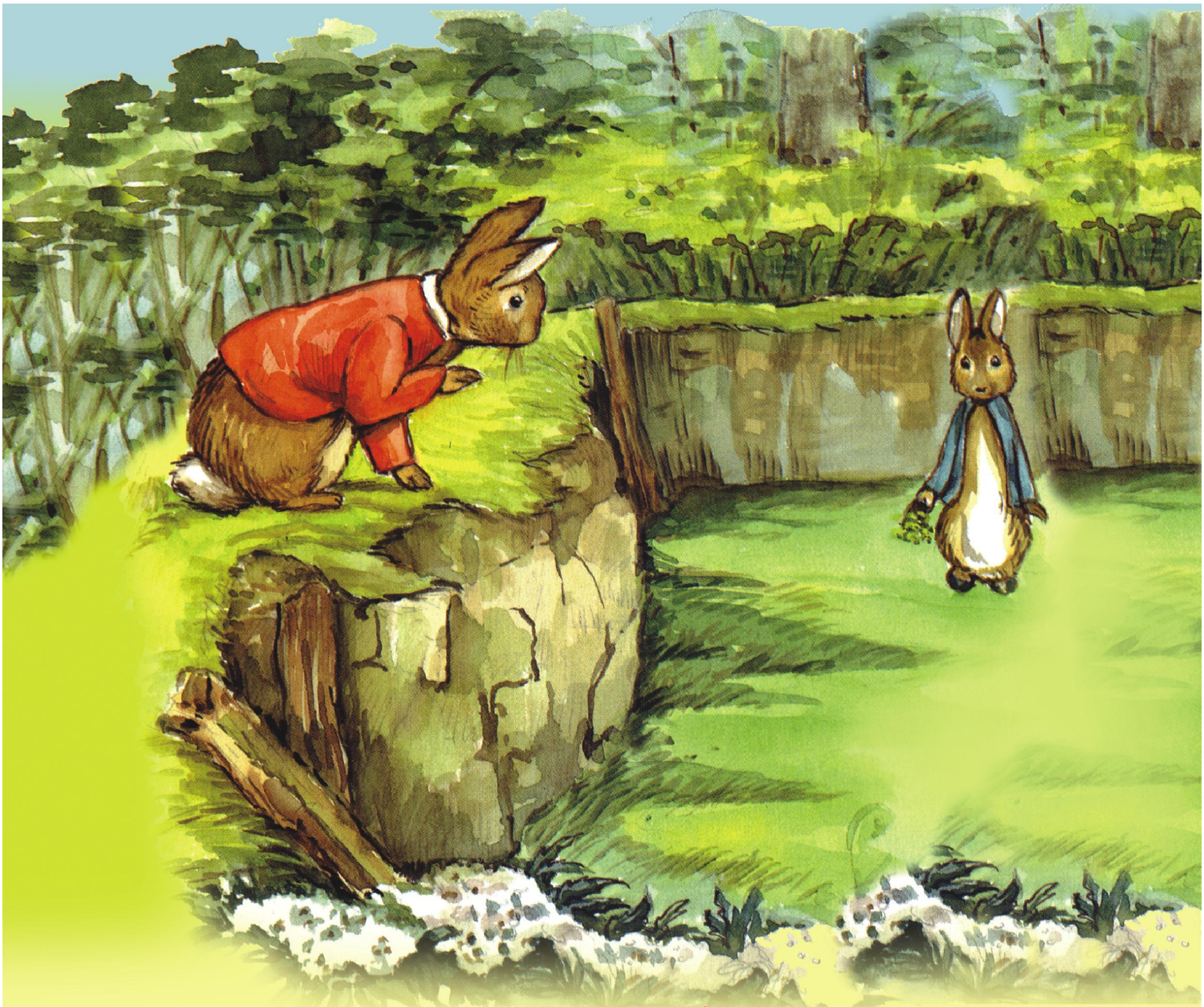

تھا تاکہ آنے جانے والے اس میں نہ گر جائیں۔ تاڈ نے جب سباد کو دیکھا تو چونک پڑا۔ اس نے سباد کو اپنے پاس بلایا اور باقی خرگوشوں کی خیریت کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ اسے کافی دنوں سے جنگل میں خرگوش دکھائی نہیں دیئے تھے۔ سباد نے اسے بھیڑیئے کے بارے میں بتایا تو تاڈ کو بڑا غصہ آیا۔ اس نے بھیڑیئے کو سزا دینے کا فیصلہ کرلیا۔ اس نے سباد کو کہا کہ وہ بے فکری سے اس کے گھر پہنچ جائے۔ وہ فارغ ہو کر آتا ہے اور پھر وہ اس کے سامنے بھیڑیئے کی خوب درگت بنائے گا۔ سباد کو تاڈ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کیونکہ بھیڑیئے سے خلاصی پانے پر وہ آزادانہ جنگل میں کھیل سکتا تھا۔ وہ تاڈ کی ہدایت پر اس کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہ اونچے ٹیلے پر چل رہا تھا کہ اسے نیچے وادی میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ سباد خوف سے کانپ گیا کہ کہیں بھیڑیا نیچے اس کی تاک میں نہ ہو۔ اس نے ڈرتے ڈرتے نیچے جھانکا تو کچھ دور اسے اپنا کزن جفار دکھائی دیا۔ اسے

دیکھ کر سباد کو تسلی ہوئی۔ جفار نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ تیزی سے اس کے پاس آیا اور خیریت دریافت کرنے لگا۔ اس نے بتایا کہ اس کی عدم موجودگی پا کر اس کے ماں باپ نے جفار کو اس کی تلاش میں روانہ کیا ہے۔ سباد نے جفار کو تاڈ سے ملاقات کے بارے میں بتایا اور اس کی ہدایت کا ذکر کیا۔ جفار بھی بھیڑیئے سے خوفزدہ تھا اس لئے اس نے سباد کو تاڈ کے گھر کی طرف جانے سے روکا اور کہا کہ وہ تاڈ کی فکر چھوڑ کر واپس گھر چلے جہاں اس کے ماں باپ پریشان بیٹھے ہیں۔ سباد نے جفار کی ایک نہیں مانی اور تاڈ کے گھر کی طرف جانے کی ضد برقرار رکھی۔ جفار نے جب یہ دیکھا کہ سباد اس کی بات نہیں مان رہا تو وہ مجبوراً اس کے ساتھ ہولیا کیونکہ ایک سے دو بھلے ہوتے ہیں۔ اچانک ان کی نظر بھیڑیئے پر پڑی جو کچھ فاصلے پر ایک طرف جا رہا تھا۔ وہ دونوں خرگوش ایک پہاڑی کی آڑ کے پیچھے چھپ گئے۔ جفار نے سباد کو سختی سے کہا کہ آگے بڑھنا خود کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے لہٰذا واپس چلتے ہیں۔ سباد نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بھیڑیئے پر نظریں جما رکھی

تھیں۔اس نے جفار کو کہا کہ بھیڑیئے کا رُخ تاڈ کے گھر کی طرف معلوم ہوتا ہے۔چلو اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ جفار نے جب یہ سنا تو پریشان ہوگیا کیونکہ وہ بھیڑیئے کا پیچھا نہیں کرنا چاہتا تھا۔سباد کے اصرار پر اسے چلنا پڑا۔وہ دونوں چھپتے چھپاتے بھیڑیئے کا تعاقب کرنے لگے۔سباد کا خیال درست نکلا، بھیڑیا تاڈ کے گھر کے پاس پہنچ کر رُک گیا تھا۔وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ گھر میں کوئی ہے یا نہیں۔وہ چلتا ہوا گھر کے دروازے پر پہنچ گیا۔اس نے دھیرے سے دروازے کا پٹ کھولا اور جھانک کر اندر دیکھا تو اسے تاڈ بستر پر گہری نیند سویا ہوا دکھائی دیا۔بھیڑیا اسے سوتا دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔سباد، جفار کو ساتھ لئے تاڈ کے گھر کے قریب پہنچ گیا۔وہاں اسے ایک روشن دان دکھائی دیا۔سباد تیزی سے اس کے قریب پہنچ گیا۔دونوں دوست جھانک کر کمرے کا منظر دیکھنے لگے۔تاڈ بستر پر ٹانگیں پھیلائے گہری نیند سو رہا تھا۔جفار نے یہ دیکھ کر سباد سے پوچھا کہ وہ جنگل میں

کس سے مل کر آیا ہے؟ تاڈ تو یہاں گہری نیند سو رہا ہے۔ سباد کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کیونکہ تاڈ کچھ دیر پہلے ہی اسے جنگل میں ملا تھا جہاں وہ اپنے بیلچے کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا لہٰذا وہ خاموش رہا۔ وہ دونوں خاموشی سے اندر دیکھتے رہے۔ بھیڑیا جونہی دروازے سے اندر داخل ہوا تو اس کا پاؤں زمین پر بندھی ہوئی رسی سے ٹکرا گیا۔ اس رسی کے دوسری طرف ایک خالی بالٹی بندھی ہوئی تھی جو تاڈ کے بستر کے اوپر ہوا میں لٹک رہی تھی۔ رسی کے ہلنے سے بالٹی نے کھٹکا کیا۔ تاڈ کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اُٹھ کر دیکھا تو اسے سامنے بھیڑیا دکھائی دیا۔ بھیڑیئے نے تاڈ کو بیدار دیکھ کر سلام کیا اور اس کی نیند خراب ہونے پر معذرت کی۔ تاڈ نے خوش اخلاقی سے اسے خوش آمدید کہا اور اسے بیٹھنے کیلئے کہا۔ بھیڑیا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تاڈ نے اُٹھ کر ایک کیتلی میں پانی ڈال کر گرم کیا اور چائے بنانا شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں چائے بن چکی تھی۔ اس نے

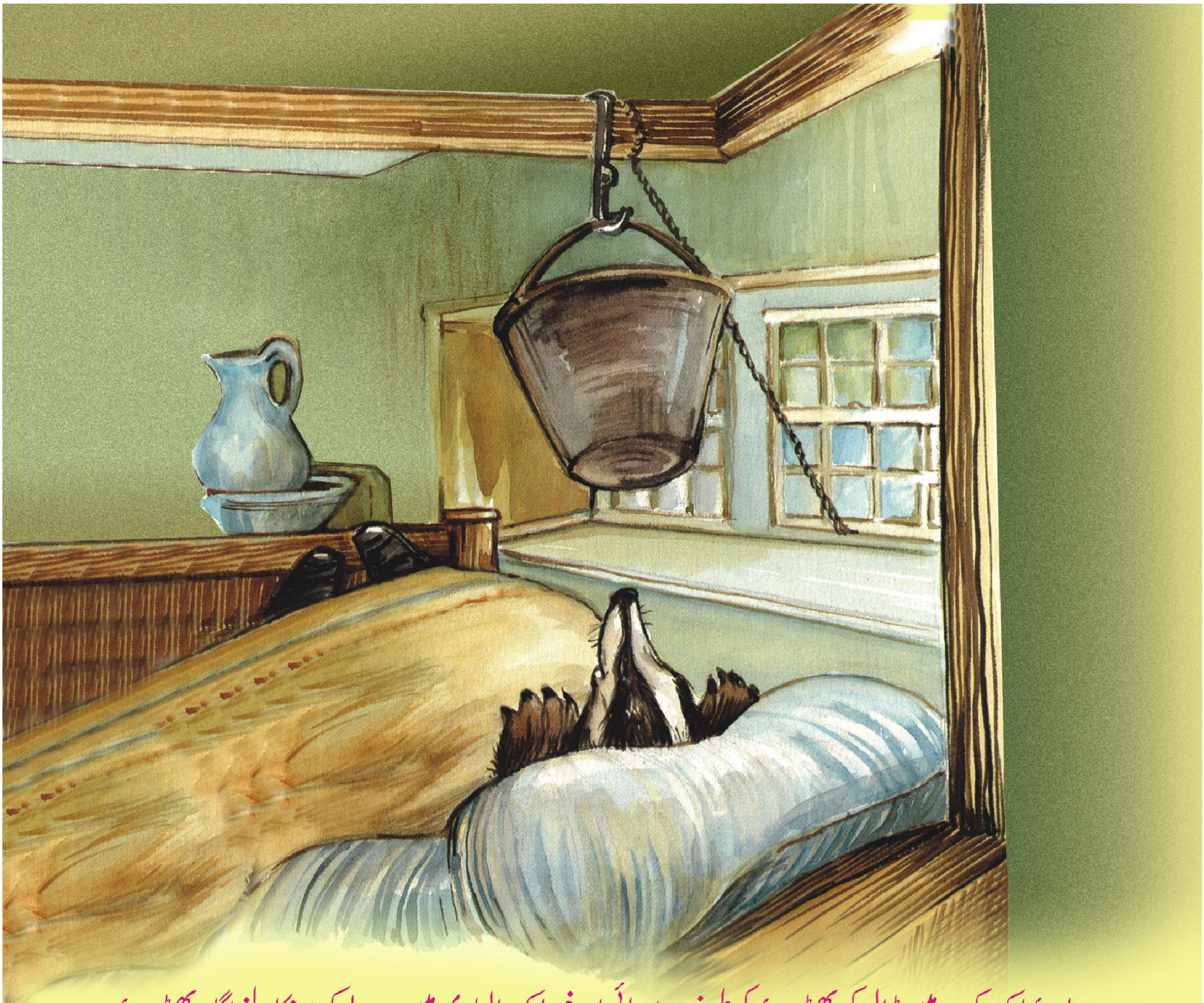

چائے ایک کپ میں ڈال کر بھیڑیئے کی طرف بڑھائی اور خود ایک الماری میں سے بسکٹ نکالنے لگا۔ بھیڑیئے نے تاڈ کو بے خبر دیکھ کر جلدی سے اپنی جیب میں سے ایک پڑیا نکالی اور تاڈ کی چائے میں انڈیل دی۔ سبا اور جفاریہ دیکھ کر چونک پڑے، وہ دونوں تاڈ کو آگاہ کرنا چاہتے تھے مگر اس کیلئے انہیں کمرے میں جانا ضروری تھا۔ تاڈ نے بسکٹوں کو پلیٹ میں ڈالا اور بھیڑیئے کی طرف بڑھا دیا۔ بھیڑیئے نے شکریئے کے ساتھ بسکٹ لے لیا۔ تاڈ نے بھیڑیئے سے اس کی آمد کے بارے میں دریافت کیا۔ اس سے پہلے بھیڑیا کچھ جواب دیتا۔ تاڈ کی نظر کپ کی پرچ پر جا پڑی جہاں سفید پاؤڈر کی ہلکی سی تہہ جمی ہوئی تھی۔ تاڈ نے انگلی سے سفید پاؤڈر اُٹھایا اور ناک کے قریب لے جا کر سونگھا۔ اسے فوراً معلوم ہو گیا کہ یہ بے ہوشی کر دینے والی دوا ہے۔ تاڈ نے زور سے چھینک مار کر اس پاؤڈر کے اثر کو زائل کیا اور اپنی پیالی اُٹھا کر بھیڑیئے کی طرف بڑھا دی۔ بھیڑیا یہ دیکھ کر ہڑ بڑا

سا گیا۔ تاڈ نے غصے سے اس سے پوچھا کہ تم نے اس میں بے ہوشی کی دوا کیوں ملائی ہے؟ بھیڑیا فوراً قسمیں کھانے لگا کہ اس نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی ہے۔ تاڈ نے کہا کہ اگر وہ اپنے بیان میں سچا ہے تو وہ اس چائے کو پی لے۔ بھیڑیئے نے اپنی خالی پیالی دکھا کر کہا کہ وہ اپنے حصے کی چائے پی چکا ہے اور اسے مزید چائے کی کوئی طلب نہیں ہے۔ تاڈ نے کہا کہ چائے تو اسے اب پینا ہی پڑے گی۔ بھیڑیا یہ سن کر مصنوعی غصے کا اظہار کرنے لگا کہ تاڈ گھر آئے مہمانوں کے ساتھ ایسی بدتمیزی کرتا ہے تو وہ بھول کر بھی اس کے گھر نہ آتا۔ تاڈ بھیڑیئے کی فریب کاری کو سمجھ چکا تھا اس لئے اس نے اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ خاموشی سے چائے پی لے ورنہ وہ زبردستی چائے اس کے حلق میں انڈیل دے گا۔ بھیڑیا یہ سن کر غصے سے پاؤں پٹختا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے چائے پینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ تاڈ نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ بھیڑِیئے کے منہ پر رسید

کیا۔ بھیڑیئے کے وہم وگمان میں نہیں تھا کہ تاڈ یوں بھی کر سکتا ہے۔ وہ چکرا کر زمین پر جا گرا۔ تاڈ نے اس کے دونوں بازو اپنی ٹانگ کے نیچے دبائے اور چائے اس کے منہ میں ڈالنا شروع کر دی۔ بھیڑیئے کافی کوشش کی کہ وہ چائے کو حلق سے اترنے نہ دے مگر تاڈ کے ایک گھونسے نے اس کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ چائے کا ایک بڑا گھونٹ اس کے حلق میں اتر گیا۔ بھیڑیا تاڈ کے مقابلے میں زیادہ طاقتور نہ تھا، اسی لئے مار کھا گیا۔ بیہوشی کی دوا نے فوراً اثر دکھایا اور بھیڑیا بے جان ہو کر ایک طرف لڑھک گیا۔ اس دھینگا مشتی کے دوران تاڈ کے کئی برتن ٹوٹ چکے تھے۔

سباد اور جفار نے بھیڑیئے کو گرا دیکھ کر جوش سے نعرہ لگایا۔ تاڈ نے ان دونوں کو اندر بلا لیا۔ وہ دونوں تاڈ کی تعریف کر رہے تھے۔ تاڈ نے بھیڑیئے کو اس کی جیکٹ میں اچھی طرح باندھا اور ان دونوں کے حوالے کر دیا۔ سباد حیرت سے تاڈ کو دیکھنے لگا۔ تاڈ نے ہنس کر کہا کہ وہ اس گٹھڑی کو اُٹھا کر قریبی ندی پر لے جائیں اور اس میں پھینک دیں تا کہ بھیڑیا آج کے بعد کسی کو بھی تنگ نہ کر سکے۔ دونوں خرگوش بھیڑیئے کی گٹھڑی اُٹھائے ہنستے ہوئے ندی کی طرف چل دیئے۔ کچھ دیر بعد وہ بے ہوش بھیڑیئے کو ندی کی لہروں کے حوالے کر کے واپس لوٹ آئے۔ بھیڑیئے سے جنگلی جانوروں کی جان ہمیشہ کیلئے چھٹ چکی تھی۔

پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

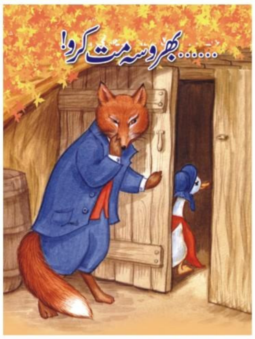

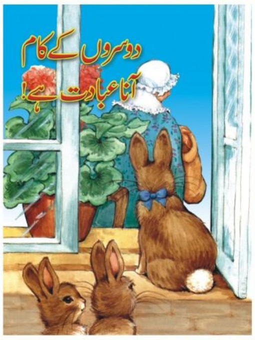

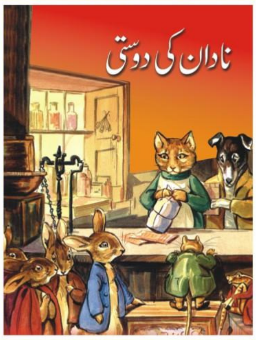

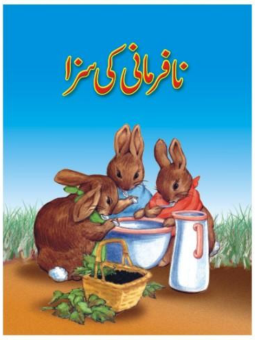

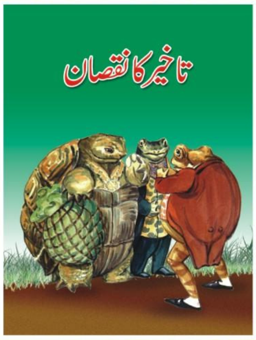

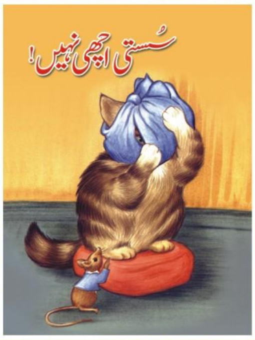

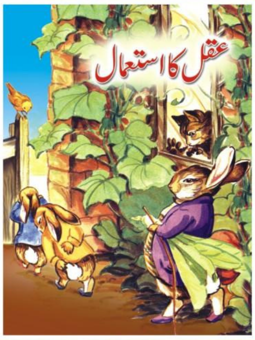

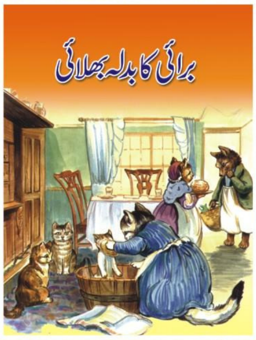

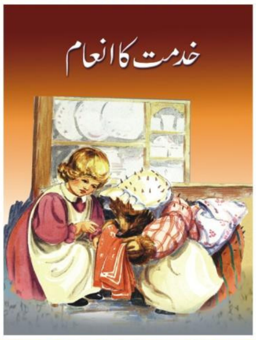

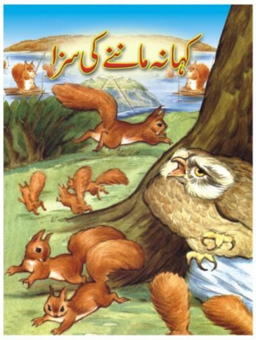

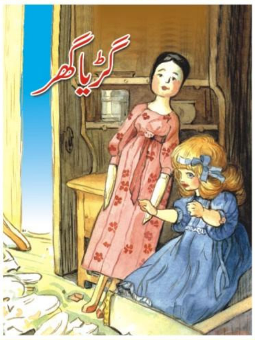

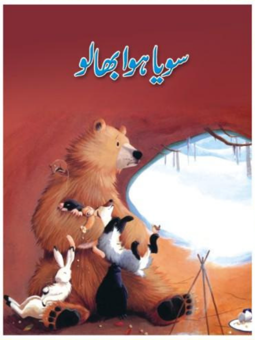

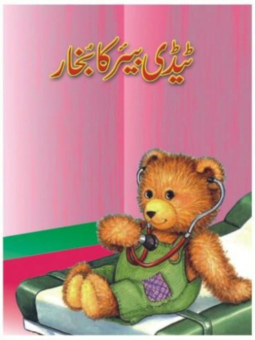

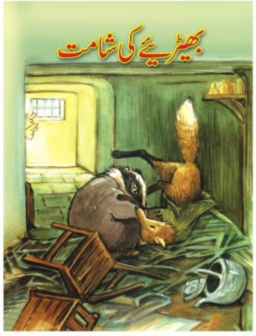

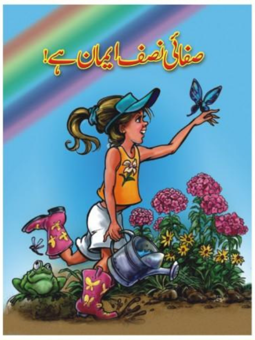

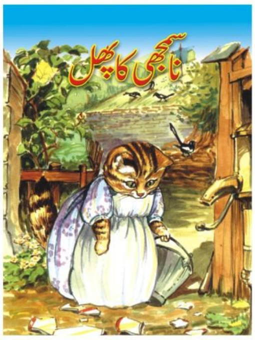

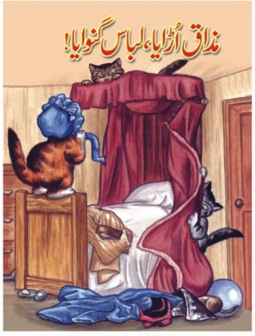

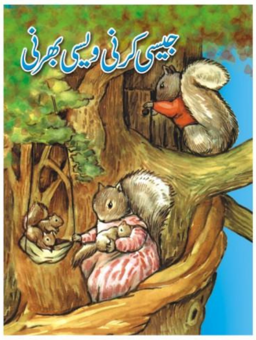

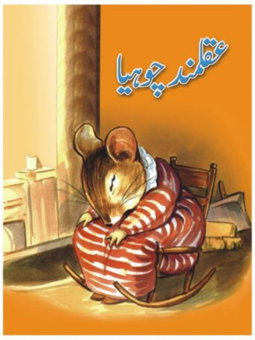

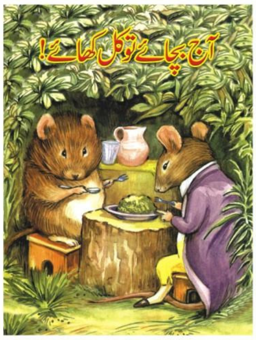

ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعر و شاعری، نعتیں، لطائف، دستر خوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ: **القائم ٹریڈرز**
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934